ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 فروری 1965

ایچ کے چودھری، ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر

بنام

جناب اسرداس کندنمل موتیانی اور دیگر

[پی بی گجیندر گڈکر، سی جے، ایم ہدایت اللہ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جے جے]

بے گھر افراد (معاوضہ اور بازآبادکاری) قاعدے، 1955، قاعدہ 19 -اگر زرعی املاک پر لاگو ہوتا ہے۔

مدعاعلیہ جس کے پاس "تصدیق شدہ دعویٰ" تھا، نے بے گھر افراد (معاوضہ اور بازآبادکاری) ایکٹ، 1954 کے تحت معاوضے کے لئے درخواست دی۔ اس نے الزام لگایا کہ وہ مغربی پاکستان میں زرعی جائیداد میں اپنے بھائیوں کے ساتھ شریک تھا اور معاوضے میں اپنے حصے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر نے کہا کہ مبینہ شریک حصہ دار مشترکہ ہندو خاندان کے ممبر تھے اور زرعی جائیداد مشترکہ جائیداد تھی۔ اس کے بعد انہوں نے بے گھر افراد (معاوضہ اور بازآبادکاری) قاعدے 1955 کے قواعد 51 اور 56 کے مطابق مشترکہ جائیداد پر معاوضے کا حساب لگایا۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نے آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت ہائی کورٹ میں ایک عرضی دائر کی جس میں دلیل دی گئی کہ مدعاعلیہ اور اس کے بھائیوں نے ایک مشترکہ خاندان تشکیل دیا ہے۔ معاوضے کی تشخیص کے لئے یونٹ کا تعین پہلے اصول 10 کے مطابق کیا جانا چاہئے، جو معاوضے کا حساب لگانے سے پہلے مشترکہ خاندانوں کو معاوضے کی ادائیگی کے لئے خصوصی اہتمام کرتا ہے۔ ہائی کورٹ نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔

اس عدالت میں دائر اپیل میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ قاعدہ 19 لاگو نہیں ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ زرعی زمین پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکم ہوا کہ:-ہائی کورٹ کا یہ کہنا درست تھا کہ زرعی زمین کے بارے میں مدعا علیہ کے دعوے پر قاعدہ لاگو ہوتا ہے۔

قواعد کے باب چہارم میں جس میں قاعدہ 19 آتا ہے کچھ قواعد شامل ہیں جو زرعی زمینوں کے سلسلے میں معاوضے کے لئے درخواستوں پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ باب زرعی زمینوں کے بارے میں بالکل بھی نہیں ہے۔ ہر قاعدے پر غور کیا جانا چاہئے کہ آیا اس کا اطلاق زرعی زمین کے سلسلے میں معاوضے کے دعوے پر ہوتا ہے یا نہیں۔ لہٰذا غور کیا جائے تو تعمیر کا کوئی ایسا اصول نہیں ہے جس کے ذریعے قاعدہ 19 میں عام الفاظ کا دائرہ کار محدود کیا جاسکے، تاکہ اس کا اطلاق زرعی زمین پر نہ ہو۔ قواعد کے آٹھویں باب میں دیہی علاقوں میں زرعی زمینوں کے مصدقہ دعووں کے سلسلے میں معاوضے کا اہتمام کیا گیا ہے اور صرف اس بات سے متعلق ہے کہ جس یونٹ کا تعین کیا گیا ہے اسے کس طرح معاوضہ دیا جائے۔ اس باب میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو قاعدہ 19 میں ترمیم کرتا ہے یا اس کی خلاف ورزی کرتا ہے جو حکام کو مشترکہ خاندانوں کے معاملے میں معاوضے کے تخمینے کے لئے یونٹ کا تعین کرنے کے قابل بناتا ہے۔-[83 D-E; 85 A-F]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 89-93، سال 1964.

خصوصی دیوانی درخواست نمبری 440، 441، 509، 510 اور 7 سال 1961 میں 30 اگست 1961 اور 13 جون 1961 کے فیصلے اور احکامات سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے ایس چاولہ اور آر ایس سچتھی (C.As نمبری 89/91، سال 1964 میں)۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اٹارنی جنرل سی کے دپتری، اٹارنی جنرل، کے ایس چاولہ اور آر این سچتھی (C.A نمبر 64/93 میں)۔

این این کیشوانی، تمام اپیلوں میں جواب دہندگان کے لئے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سیکری نے سنایا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سیکری، جسٹس۔ خصوصی اجازت کے ذریعے کی جانے والی یہ پانچ اپیلیں بے گھر افراد (معاوضہ اور بازآبادکاری) قاعدے، 1955 (اس کے بعد قاعدے کے نام سے جانا جاتا ہے) کے اصول 19 کی تشریح کا ایک عام سوال اٹھاتی ہیں۔ یہ ایک عام بنیاد ہے کہ ہر اپیل کے حقائق میں کوئی مماثلت نہیں ہے۔ اسی کے مطابق اگر سول اپیل نمبر 93، سال 1964 کے حقائق بیان کیے جائیں تو یہ کافی ہو گا۔

جواب دہندہ لچھمن ہوت چند کرپلانی مغربی پاکستان سے بے گھر ہونے والا شخص ہے۔ اس کے تین بھائی ہیں۔ ان کے پاس ضلع نواب شاہ، تعلقہ نواب شاہ، سندھ میں 731 ایکڑ زرعی زمین تھی۔ مدعا علیہ نے بے گھر افراد (دعوے) ایکٹ، 1950 (XLIV، سال 1950) کے تحت ایک دعویٰ پیش کیا، جسے بعد میں کلیمز ایکٹ کہا جاتا ہے۔ 'دعوے' کے معنی یہ ہیں کہ ملکیت کے حق کا دعویٰ یا اس میں دلچسپی کا (i) 'مغربی پاکستان میں کسی غیر منقولہ جائیداد جو کسی شہری علاقے کے اندر واقع ہو، یا (ii) مغربی پاکستان کے کسی بھی حصے میں شہری علاقے کے علاوہ کسی ایسی قسم کی جائیداد کا دعویٰ جسے مرکزی حکومت نے سرکاری گزٹ میں اس حوالے سے نوٹیفائی کیا ہو۔' یہ عام بات ہے کہ سندھ میں زرعی زمین کو اس طرح نوٹیفائی کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کا دعویٰ یہ تھا کہ اس کے پاس فتح چند کے نام پر کھڑی 731 ایکڑ زمین کا $\frac{1}{4}$ حصہ اور 14 گھنٹے ہیں۔ کلیم آفیسر نے 7 اکتوبر 1952 کے حکم کے ذریعے اس دعوے کو قبول کیا اور اس کے دعوے کو 94-3 معیاری ایکڑ قرار دیا۔

2 جولائی، 1955 کو، مدعا علیہ نے بے گھر افراد (معاوضہ اور بازآبادکاری) ایکٹ (XLIV، سال 1954) اس کے بعد معاوضہ ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے، کے تحت معاوضے کے لئے درخواست دی - ۔ درخواست میں انہوں نے کہا کہ وہ پاکستان کے مشترکہ ہندو خاندان کے رکن نہیں ہیں، لیکن ان کا دعویٰ تین دیگر افراد کے ساتھ شریک شریک کے طور پر تھا، جنہوں نے الگ الگ دعوے دائر کیے تھے۔ تاہم اسسٹنٹ سیٹلمنٹ کمشنر اس دعوے سے مطمئن نہیں تھے اور 3 مارچ 1960 کے حکم کے ذریعے جانچ کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ چاروں مبینہ شریک حصہ دار ایک مشترکہ ہندو خاندان کے ممبر تھے، اور پورے زرعی زمین کے دعوے کو مشترکہ جائیداد سمجھا جانا چاہئے۔ 29 اگست

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1960ء کو مدعاعلیہ کو اکاؤنٹ کا فرد حساب جاری کیا گیا۔ اس فرد حساب سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے دعوے کا تخمینہ -/10,701 مجموعی معاوضے کے طور پر لگایا گیا تھا، جیسا کہ اسسٹنٹ سیٹلمنٹ کمشنر کے حلف نامہ میں کہا گیا ہے:

"دعویٰ 376 معیاری ایکڑ اور 12 یونٹس کے لئے کیا گیا تھا جس میں سے درخواست گزار کے پاس $\frac{1}{4}$ حصہ تھا۔ 376 معیاری ایکڑ اور 12 یونٹس پر معاوضہ 108 معیاری ایکڑ 10/3-0 یونٹس پر قاعدہ 51 میں بیان کردہ پیمانے کے مطابق کام کرتا ہے۔ قاعدہ 56 کے مطابق رقم کے لحاظ سے یہ رقم -/42,806 روپے بنتی ہے اور درخواست گزار کا $\frac{1}{4}$ حصہ -/10,701 روپے ہو گا۔"

اس کے بعد مدعاعلیہ نے 28 اکتوبر 1960 کو ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں ان سے کہا گیا کہ وہ اکاؤنٹ کے بیان کو درست کریں اور ایسا نہ کرنے پر وہ آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت ہائی کورٹ جانے پر مجبور ہوں گے۔ اس نوٹس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے مقدمے پر قاعدہ 20 کا اطلاق ہوتا ہے۔ متبادل میں انہوں نے زور دے کر کہا کہ کم از کم قاعدہ 19 ان پر لاگو کیا جانا چاہئے۔ اس کے جواب میں اسسٹنٹ سیٹلمنٹ کمشنر نے انہیں بتایا کہ حساب کتاب صحیح طریقے سے کیا گیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے بمبئی ہائی کورٹ میں آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت عرضی دائر کی۔ ہائی کورٹ نے درخواست منظور کرتے ہوئے 29 اگست 1960 کو درخواست گزار کو پیش کیے گئے بیان کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ہدایت کی کہ مدعاعلیہ قاعدہ 19 کا فائدہ دے اور قواعد 19، 51 اور 56 اور بے گھر افراد (معاوضہ اور بازآبادکاری) قواعد 1955 کے دیگر قواعد کے مطابق اسے ادا کیے جانے والے معاوضے کی رقم کا تعین کرے۔

درخواست گزار نے خصوصی اجازت حاصل کر لی ہے، اپیلیں اب ہمارے سامنے ہیں۔ ہم شروع میں یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ ہائی کورٹ میں مدعاعلیہ کے وکیل نے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ کمشنر کے اس فیصلے کو چیلنج نہیں کیا کہ مدعاعلیہ اور اس کے بھائی ایک مشترکہ خاندان کے رکن تھے۔ ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ قاعدہ 19 کا اطلاق زرعی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

زمین پر ہوتا ہے۔ اس نے قواعد کی اسکیم میں یا قاعدہ 19 کی زبان میں ایسا کچھ نہیں پایا جو محکمہ کے اس دعوے کی تائید کرتا ہو کہ قاعدہ 19 کا اطلاق صرف غیر زرعی زمین پر ہوتا ہے۔

درخواست گزار کی جانب سے فاضل اٹارنی جنرل نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا۔ انہوں نے اپنی دلیل کو ثابت کرنے کے لیے ہمیں معاوضہ قانون، سال 1954 اور مختلف قواعد کی مختلف دفعات کے ذریعے لے جایا ہے۔ اس کے بعد ہم معاوضہ ایکٹ اور قواعد پر نظر ڈالتے ہیں۔ معاوضہ ایکٹ کو بے گھر افراد کو معاوضہ اور بازآبادکاری گرانٹ کی ادائیگی اور اس سے جڑے معاملات کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ تصدیق شدہ دعوے سے مراد دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ بے گھر افراد (دعوے) ایکٹ (XLIV، سال 1950) کے تحت رجسٹرڈ دعویٰ ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مدعاعلیہ کا دعویٰ 7 اکتوبر 1952 کے حکم کے ذریعے تصدیق شدہ دعویٰ ہے۔

دفعہ 4 میں مقررہ فارم میں معاوضے کی ادائیگی کے لئے درخواست فراہم کی گئی ہے جو کسی بے گھر شخص کے ذریعہ ایک مخصوص مدت کے اندر تصدیق شدہ دعویٰ کے ذریعہ کی جائے گی۔ دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 4 کے تحت درخواست موصول ہونے پر سیٹلمنٹ آفیسر درخواست گزار سے وصول کیے جانے والے عوامی واجبات کی رقم کا تعین کرے گا اور درخواست اور ریکارڈ سیٹلمنٹ کمشنر کو ارسال کرے گا۔ یہ نوٹ کیا جائے گا کہ کلیم ایکٹ، 1950 کے تحت رجسٹرڈ ایک تصدیق شدہ دعوے میں شہری اور کچھ زرعی زمین کے دعوے شامل ہیں۔ لہٰذا ذیلی دفعہ 4 اور 5 دونوں کا اطلاق ایسی زرعی زمین پر ہوتا ہے جسے کلیمز ایکٹ 1950 کے تحت دعوے اور تصدیق کا موضوع بنایا گیا ہے۔ دفعہ 6 کا حوالہ فاضل اٹارنی جنرل نے دیا تھا لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ یہ ان کے مقدمے کو کس طرح آگے بڑھاتا ہے۔ دفعہ 6 اس طرح سے کچھ بینکنگ کمپنیوں کو راحت دیتا ہے۔ اگر کسی بینکنگ کمپنی کے پاس مغربی پاکستان میں کسی بے گھر شخص کی غیر منقولہ جائیداد گروی ہے اور وہ گروی اس تاریخ پر قائم ہے جب بینکنگ کمپنی کا دعویٰ کلیم ایکٹ 1950 کے تحت رجسٹرڈ تھا اور بے گھر شخص ایسی کسی جائیداد کے سلسلے میں معاوضہ وصول کرنے کا حقدار رہے، بینکنگ کمپنی مختلف راحتوں کی حقدار تھی، مناسب راحت اس بات پر منحصر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھی کہ بے گھر شخص کو معاوضہ ادا کیا جاتا ہے (1) نقد میں یا (2) کسی جائیداد کی منتقلی کی شکل میں، یا (3) کسی اور شکل میں. اس دفعہ میں غیر منقولہ جائیداد میں زرعی زمین شامل ہو گی اور اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مدعا علیہ ذیلی دفعہ (2) میں مذکور تین فارموں میں سے کم از کم ایک میں معاوضے کا حقدار ہے۔

دفعہ 7 (1) دفعہ 5 کے تحت درخواست موصول ہونے پر سیٹلمنٹ کمشنر کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ تصدیق شدہ دعوے کی نوعیت اور معاملے کے دیگر حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے معاوضے کی رقم کا تعین کرے۔ دفعہ 7 (2) میں کچھ واجبات کی کٹوتی کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس کے بعد سیٹلمنٹ کمشنر دفعہ 7 (3) کے تحت معاوضے کی خالص رقم کا تعین کرنے کا حکم دیتا ہے۔ دفعہ 8 میں دفعہ 7 (3) کے تحت طے شدہ خالص معاوضے کے معاوضے کی ادائیگی کا فارم اور طریقہ فراہم کیا گیا ہے جو کسی بے گھر شخص کو قابل ادائیگی ہے۔ کسی بھی قواعد کے تابع، خالص معاوضہ نقد میں، سرکاری بانڈز میں، یا معاوضے کے پول سے کسی بھی جائیداد کے بے گھر شخص کو فروخت کرکے اور اس کو ادا کیے جانے والے معاوضے کے مقابلے میں خریداری کی رقم مقرر کرکے ادا کیا جاتا ہے، وغیرہ. دفعہ 8 (2) مرکزی حکومت کو مختلف معاملات پر قواعد بنانے کی اجازت دیتی ہے، جس کے مطابق کس پیمانے، کس شکل اور طریقہ کار اور قسطوں کے ذریعہ بے گھر افراد کے مختلف طبقوں کو معاوضہ ادا کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 40 معاوضہ ایکٹ کے مقاصد کے تحت قواعد بنانے کے قابل بناتی ہے۔ معاوضہ ایکٹ کی دیگر دفعات کا حوالہ دینا ضروری نہیں ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم 1955 کے قواعد پر بات کریں، یہ واضح ہے کہ ذیلی دفعہ 4، 5، 6، 7 اور 8 کسی بھی طرح سے شہری زمین اور زرعی زمین کے درمیان فرق نہیں کرتی ہیں جب تک کہ زرعی زمین تصدیق شدہ دعوے کا موضوع ہے۔ اگر کوئی شخص زرعی زمین کے بارے میں تصدیق شدہ دعویٰ رکھتا ہے تو دفعہ 2 (d) میں نہ صرف مرکزی حکومت بلکہ ریاستی حکومت سے بھی ہر طرح کے قرض کو شامل کرنے کے لئے بہت وسیع پیمانے پر بیان کیا گیا ہے- اس کو دفعہ 7 (3) کے تحت کاٹا جانا چاہئے۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ دفعہ 7 (3) میں "معاوضے کی خالص رقم" کا مطلب صرف نقد معاوضہ ہے لیکن ہم ذیلی دفعہ 4 کی اسکیم کے پیش نظر اظہار کو محدود کرنے سے قاصر ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مرکزی حکومت نے معاوضہ ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بے گھر افراد (معاوضہ اور بازآبادکاری) قواعد، 1955 بنائے۔ باب I میں مختلف تعریفیں ہیں۔ باب II معاوضے کی درخواست جمع کرانے اور عوامی واجبات کے تعین کے طریقہ کار سے متعلق ہے۔ قاعدہ 3 ایک بے گھر شخص کو معاوضے کے لئے درخواست دینے کے قابل بناتا ہے جس کے پاس تصدیق شدہ دعوی ہے۔ قاعدہ 4 درخواست کے فارم سے متعلق ہے اور ضمیمہ I مقرر کردہ فارم ہے، اور ضمیمہ II وہ سوالنامہ ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے۔ ایک سوال ہمارے مقصد کے لئے اہم ہے. عنوان "11" کے تحت. بے گھر افراد کے دعووں کے قانون، 1950 کے تحت دعووں کی تفصیلات درج ہیں: "(a) زرعی زمین، انڈیکس نمبر؛ گاؤں / تحصیل / ضلع۔ معیاری ایکڑ میں قیمت کا اندازہ؛ متعلقہ حصص کے ساتھ ہر پراپرٹی میں شریک کار؛ اگر کوئی جائیداد گروی رکھی گئی ہے تو ریاست کی رہن کی رقم اور رہن کا نام". اس باب میں قاعدہ 9 تک باقی قواعد درخواست کی جانچ پڑتال اور عوامی واجبات کے تعین سے متعلق ہیں۔ صرف قاعدہ 6 (2) کو نوٹس کرنا ضروری ہے جس کے تحت سیٹلمنٹ آفیسر کو درخواست کی نقلی کاپی چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے دفتر کو بھیجنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس دعوے کی تخمینہ قیمت کی تصدیق کی جاسکے جس کے سلسلے میں درخواست دی گئی ہے۔ ضابطہ 10 کے تحت سیٹلمنٹ آفیسر کو حکم جاری کرنا ہوتا ہے اور مقدمے کے ریکارڈ کے ساتھ آرڈر اور اصل درخواست کی کاپی ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر کو بھیجنی ہوتی ہے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ باب II شہری جائیداد اور دیہی جائیداد سے متعلق مصدقہ دعووں کے درمیان فرق نہیں کرتا ہے۔

پھر ہم باب III کی طرف آتے ہیں جس میں قاعدہ 11 ہے۔ اس قاعدے کے تحت سیٹلمنٹ کمشنر قاعدہ 6 (2) کے تحت اسے بھیجی گئی نقلی کاپی سے نمٹتا ہے۔ وہ درخواست میں بیان کردہ دعوے کی تخمینہ شدہ قیمت کی تصدیق کرتا ہے، اس کے سلسلے میں حتمی حکم کے ساتھ، دعووں کے ریکارڈ میں اور نقلی کاپی ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر کو ایسے تبصروں کے ساتھ واپس کرتا ہے جو معاوضے کی رقم کے تعین کے لئے مناسب ہو سکتا ہے۔ باب IV معاوضے کے تعین سے متعلق ہے۔ یاد رہے کہ معاوضہ ایکٹ کی دفعہ 5 کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تحت سیٹلمنٹ آفیسر کو عوامی واجبات کی رقم کا تعین کرنے اور درخواست اور مقدمے کا ریکارڈ سیٹلمنٹ کمشنر کو بھیجنے کی ضرورت ہوتی ہے اور قاعدہ 11، جسے ہم نے ابھی دیکھا ہے، سیٹلمنٹ کمشنر (ہیڈکوارٹرز) کو ڈپلیکیٹ کاپی ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر کو بھیجنے کا تقاضا کرتا ہے۔ قاعدہ 12 ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر کو ان تمام کاغذات کو یکجا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ واضح طور پر قاعدہ 12 زرعی زمین پر تصدیق شدہ دعووں کے سلسلے میں درخواست پر لاگو ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں، دفعہ 5 اور قاعدہ 11 کا اطلاق ایسے تصدیق شدہ دعووں پر ہوتا ہے۔ قاعدہ 13 دفعہ 6 کے تحت بینکنگ کمپنیوں کو دیے گئے کچھ واجبات کے تعین اور درخواست دہندہ کی جانب سے ادا کیے جانے والے کسی بھی غیر محفوظ قرض کے تعین سے متعلق ہے جس کے سلسلے میں بے گھر افراد (قرض ایڈجسٹمنٹ) ایکٹ، 1951 (LXX، سال 1951) کی دفعہ 52 کے تحت کسی بھی ٹریبونل سے مراسلہ موصول ہوا ہے۔

قاعدہ 14 ہدایت کرتا ہے کہ عوامی واجبات اور قاعدہ 13 میں مذکور رقم کو ترجیحی ترتیب میں معاوضے کی رقم سے کاٹا جائے گا۔ قاعدہ نمبر 15 درج ذیل ہے:

"خالص معاوضے کا تعین؛ قاعدہ 14 میں مذکور رقم میں کٹوتی کے بعد ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر یا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ کمشنر یا سیٹلمنٹ آفیسر، یا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر، جس کا دائرہ اختیار ریجنل سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے مناسب طور پر مجاز ہو، درخواست دہندہ کو اس کے تصدیق شدہ دعوے کے سلسلے میں ادا کیے جانے والے معاوضے کی خالص رقم کا تعین کرنے کا حکم جاری کرے گا اور ضمیمہ VII (تفصیلات کا خلاصہ) میں بیان کردہ فارم میں ایک خلاصہ تیار کرے گا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ضمیمہ VII میں زرعی زمین کے لئے ایک کالم اور قاعدہ 19 کے اطلاق کے بارے میں تبصرے کے لئے ایک کالم ہے۔

یہاں رکنے کے بعد، یہ کہنا مشکل ہے کہ قواعد 12، 13 اور 14 زرعی زمینوں کے بارے میں معاوضے کے لئے درخواستوں پر لاگو نہیں ہوتے ہیں جو تصدیق شدہ دعوے کا موضوع ہیں۔ لہٰذا ہمیں اس دلیل کو مسترد کرنا چاہیے کہ باب IV، جس میں قاعدہ نمبر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

19 آتا ہے، زرعی زمینوں سے متعلق بالکل بھی نہیں ہے۔ یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ قاعدہ 16 زرعی زمینوں پر لاگو نہیں ہوتا ہے. زرعی زمینوں کے بارے میں معاوضے کا پیمانہ جو تصدیق شدہ دعوے کا موضوع ہے، واضح طور پر کہیں اور سے نمٹا جاتا ہے۔ قاعدہ 51 جس میں کہا گیا ہے کہ زرعی زمین کے لئے تصدیق شدہ دعوے کے سلسلے میں معاوضے کے طور پر زمین کی الاٹمنٹ کا پیمانہ وہی ہو گا جو پنجاب اور پٹیالہ ریاست اور مشرقی پنجاب اسٹیٹس یونین میں نیم مستقل اراضی الاٹمنٹ اسکیم میں ہے، جیسا کہ ضمیمہ XIV میں بیان کیا گیا ہے۔ وضاحت میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کوئی عوامی واجبات قابل وصول ہیں تو الاٹ شدہ علاقے کو اسی طرح کم کیا جائے گا۔ قاعدہ 49 اور قاعدہ 56 کے مطابق اگر کوئی شخص زرعی زمین کے علاوہ کسی اور جائیداد کے خلاف اپنا دعویٰ پورا کرنا چاہتا ہے تو زرعی زمین کے تصدیق شدہ دعوے پر واجب الادا معاوضے کو نقد رقم میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ قاعدہ 18 واضح طور پر زرعی زمین کو اس کے دائرہ کار سے خارج کرتا ہے۔ باب چہارم میں ان اصولوں پر غور کرنے سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں ہر قاعدے پر غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ آیا اس کا اطلاق زرعی زمین کے سلسلے میں معاوضے کے دعوے پر ہوتا ہے یا نہیں۔ قاعدہ نمبر 19 اس طرح ہے:

"مشترکہ خاندانوں کو معاوضے کی ادائیگی کے لئے خصوصی اہتمام اگر کوئی دعویٰ مغربی پاکستان (جسے بعد میں مشترکہ خاندان کہا جاتا ہے) میں غیر منقسم ہندو خاندان کے ممبروں کی چھوڑی گئی جائیدادوں سے متعلق ہو تو معاوضے کا حساب اس قاعدے کے مطابق کیا جائے گا۔

(2) جہاں 26 ستمبر 1955ء کو (اس کے بعد متعلقہ تاریخ کے طور پر جانا جاتا ہے) مشترکہ خاندان پر مشتمل تھا:

(a) دو یا تین افراد تقسیم کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں، تو ایسے خاندان کو ادا کیے جانے والے معاوضے کا تخمینہ تصدیق شدہ دعوے کو دو مساوی حصص میں تقسیم کرکے اور ایسے ہر حصے پر معاوضے کا الگ الگ حساب لگا کر کیا جائے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(b) چار یا اس سے زیادہ افراد تقسیم کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں، ایسے خاندان کو ادا کیے جانے والے معاوضے کا حساب تصدیق شدہ دعوے کو تین مساوی حصص میں تقسیم کرکے اور ایسے ہر حصے پر معاوضے کا الگ الگ حساب لگا کر کیا جائے گا۔

(3) ذیلی قاعدہ (2) کے تحت مشترکہ خاندان کے رکن کی تعداد کا حساب لگانے کے مقصد سے، ایک شخص جو متعلقہ تاریخ پر:

(a) کی عمر 18 سال سے کم تھی،

(b) مشترکہ ہندو خاندان کے کسی دوسرے زندہ رکن کی مرکزی صف میں شامل ایک نسلی نسل تھی جس کو تقسیم کا دعویٰ کرنے کا حق حاصل تھا، جسے خارج کر دیا جائے گا:

بشرطیکہ اگر مشترکہ خاندان کا کوئی فرد 14 اگست 1947 ء سے شروع ہونے والی مدت کے دوران فوت ہوا ہو اور متعلقہ تاریخ کو ختم ہوا ہو تو مندرجہ ذیل میں سے تمام یا کسی بھی وارث کو چھوڑ دیا جائے۔

(a) بیوہ یا بیوہ،

(b) ایک بیٹا یا بیٹوں (ایسے بیٹے یا بیٹوں کی عمر کچھ بھی ہو) لیکن مرکزی صف میں کوئی معمولی اضافہ نہیں ہوا ہے، تو ایسے تمام وارثوں کو، چاہے اس قاعدے میں کچھ بھی ہو، مشترکہ ہندو خاندان کا ایک رکن سمجھا جائے گا۔

وضاحت--- اس قاعدے کے مقصد کے لیے 14 اگست 1947ء کو خاندان کی حیثیت کے حوالے سے اس سوال کا تعین کیا جائے گا کہ خاندان مشترکہ ہے یا علیحدہ اور مشترکہ خاندان کے ہر فرد کو اس حقیقت کے باوجود مشترکہ سمجھا جائے گا کہ وہ تاریخ کے بعد خاندان سے علیحدہ ہو گیا ہو۔

عنوان "مشترکہ خاندانوں کو معاوضے کی ادائیگی کے لئے خصوصی اہتمام" عام ہے۔ اسی طرح ذیلی قاعدہ (1) بھی ہے۔ لفظ 'پراپرٹیز' عام ہے اور اس میں زرعی زمین بھی شامل ہوگی۔ اگر ہم لفظ "دعوے" پر غور کریں تو یہ مطلب بھی سامنے آتا ہے۔ لفظ "دعوے"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں دفعہ 4 کے تحت کی جانے والی درخواست میں دعوے کا حوالہ ہونا چاہئے اور جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں، درخواست میں زرعی زمین کے بارے میں دعوی شامل ہو گا اگر یہ تصدیق شدہ دعوے کا موضوع ہے۔

فاضل اٹارنی جنرل تعمیر کے کسی ایسے اصول کی طرف اشارہ نہیں کر سکے جو ہمیں قاعدہ 19 (1) میں عام الفاظ کے دائرہ کار کو محدود کرنے کے قابل بنائے۔ ان کی بنیادی دلیل یہ ہے کہ باب چہارم میں کوئی قاعدہ زرعی زمین کے بارے میں دعووں پر لاگو نہیں ہوتا ہے جسے ہم پہلے ہی مسترد کر چکے ہیں۔

اس کے بعد فاضل اٹارنی جنرل زور دیتے ہیں کہ قواعد کی اسکیم مختلف طبقوں کی جائیدادوں کے سلسلے میں معاوضے کے لئے الگ الگ ابواب میں فراہم کرنا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ باب VIII دیہی علاقوں میں واقع زرعی اراضی کے لئے تصدیق شدہ دعوے کے سلسلے میں معاوضے کا اہتمام کرتا ہے اور باب میں شامل قواعد ہی معاوضے کی منظوری کو منظم کرتے ہیں۔ لیکن اس باب کا کوئی بھی قاعدہ اس بات سے متعلق نہیں ہے کہ اگر زرعی زمین مغربی پاکستان میں کسی مشترکہ خاندان کے پاس تھی یا اگر زرعی زمین مغربی پاکستان میں شریک مالکان کے پاس تھی تو کیا ہو گا۔ یہاں تک کہ اگر کچھ قوانین میں کسی مشترکہ ہندو خاندان کو کچھ مقاصد کے لئے ایک اکائی کے طور پر سمجھا جاتا ہے، تو شریک مالکان کو بہت کم ایک اکائی کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور اس کے لئے شریک مالکان کو ایک یونٹ کے طور پر برتاؤ کرنے اور انہیں ایک یونٹ کے طور پر معاوضہ دینے کے لئے اظہار زبان کی ضرورت ہو گی۔ تاہم، قاعدہ 20 عام اصول کو تسلیم کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی دعویٰ مغربی پاکستان میں چھوڑی گئی جائیداد سے متعلق ہے، جس کی ملکیت ایک سے زیادہ دعویداروں کے پاس ہے، جس کے شریک مالک کے طور پر ملکیت ہے، تو معاوضے کی تشخیص کے لئے یونٹ ہر شریک مالک کا حصہ ہو گا اور معاوضہ ایسے ہر حصے کے سلسلے میں ادا کیا جائے گا جیسے کہ اس کے بارے میں دعویٰ الگ سے دائر اور تصدیق کی گئی ہو۔ فاضل اٹارنی جنرل سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ زرعی زمین کے حوالے سے دعوے پر قاعدہ 20 کا اطلاق بھی نہیں ہو گا، لیکن ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کو برقرار رکھنا عدم مساوات کی انتہا ہو گی۔ دوسرے لفظوں میں، قواعد 19 اور 20 حکام کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

معاوضے کی تشخیص کے لئے یونٹ کا تعین کرنے کے قابل بناتے ہیں. باب VIII میں اس موضوع پر بحث نہیں کی گئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ یونٹ، چاہے وہ فرد ہو، جوائنٹ ہندو فیملی کا رکن ہو یا شریک مالک ہو، کو کس طرح معاوضہ دیا جائے گا۔ باب VIII میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو قواعد 19 اور 20 میں ترمیم کرتا ہے یا ان سے تجاوز کرتا ہے۔

اس کے مطابق، ہائی کورٹ کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے، ہم سمجھتے ہیں کہ قاعدہ 19 کا اطلاق مدعاعلیہ کے مشترکہ ہندو خاندان کے رکن کی حیثیت سے چھوڑی گئی زرعی زمین کے بارے میں اس کے دعوے پر ہو گا۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے.

جیسا کہ شروع میں کہا گیا ہے، یہ عام بنیاد ہے کہ اگر یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے تو دوسری اپیلیں بھی ناکام ہو جائیں گی۔ اس کے مطابق انہیں اخراجات کے ساتھ برطرف کر دیا جاتا ہے۔ ان میں سماعت کی ایک فیس ہو گی۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document